اور رافضی اہل حدیث کو ناصبیہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ اور یہ سب لوگ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں اہل سنت سے تعصب اور دشمنی ہے اور اہل سنت کا نام صرف ایک ہی ہے اور وہ اہل حدیث ہے۔''

تہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ اور سید عبدالقادر جیلانیؒ کے تفصیلی کلام سے درج ذیل باتیں واضح ہوئیں۔

☆ بنی اسرائیل کے بہتر (72) فرقے تھے۔ ☆ امت محمدیہ کے تہتر فرقے ہوں گے۔
☆ ناجیہ وفوزیہ فرقہ صرف ایک ہے۔ ☆ فرقہ ناجیہ اہل سنت ہے۔
☆ ناجیہ فرقے کی نشانی یہ ہے کہ وہ اس چیز پہ چلتا ہے جس پر اللہ کے رسول ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ چلے۔
☆ اہل سنت و جماعت کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اہل حدیث ہے۔
☆ اہل بدعت (بریلوی) اہل حدیث کی غیبت کرتے ہیں۔
☆ زندیق لوگ اہل حدیث کو جھوٹا کہتے ہیں۔ ☆ قدریہ اہل حدیث کو مجبرہ کہتے ہیں۔
☆ جہمیہ اہل حدیث کو مشبہ کہتے ہیں۔ ☆ رافضی لوگ اہل حدیث کو ناصبیہ کہتے ہیں
یہ سب کچھ وہ اہل حدیثوں کے خلاف صرف تعصب اور دشمنی کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

....

سوال: یہ روایت بخاری شریف کے حوالہ سے مشہور ہے کہ جب نبی پاک ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتے ہوئے ابولہب نے ثویبہ نامی لونڈی کو آزاد کر دیا اور پھر مرنے کے بعد میلاد کی خوشی منانے کی وجہ سے ہر سوموار کو اس کی انگلی سے اسے سکون حاصل ہوتا ہے اور اسے پانی پلایا جاتا ہے جس انگلی سے اس نے اشارہ کرتے ہوئے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ اس روایت سے ثابت کیا جاتا ہے کہ میلاد منانا ٹھیک ہے اور یہ بھی کہ جب ابولہب کو میلاد منانے کی وجہ سے پانی وسکون ملتا ہے جو کہ کافر تھا تو ہمیں مسلمان ہو کر میلاد منانے سے سکون وثواب کیوں نہ حاصل ہوگا؟

جناب مولانا صاحب! کیا واقعی یہ روایت بخاری شریف میں موجود ہے اور میلاد منانے کی دلیل بھی بنتی ہے نیز کیا ابولہب کو میلاد منانے کی خوشی میں سکون ملتا ہے؟ سائل: ضیاء الرحمٰن ملتان

جواب: سب سے پہلے ہم یہ بات واضح کر دیں کہ آج کا یہ مروجہ عید میلاد النبی ﷺ منانا شرعاً اور اخلاقاً

بالکل بدعت اور حرام ہے۔ کیونکہ یہ میلاد نہ تو قرآن مجید میں ہے نہ حدیث رسول ﷺ میں ہے اور نہ ہی اقوال صحابہؓ و تابعینؒ بلکہ آئمہ عظامؒ تک سے بھی یہ ثابت نہیں تو پھر یہ بدعت اور حرام نہیں تو اور کیا ہے۔ رہی بات بخاری شریف میں مذکورہ روایت سے میلاد منانے اور ثابت کرنے کی تو آیئے سب سے پہلے ہم اس روایت کو مع حوالہ و ترجمہ نقل کرتے ہیں اور بعد میں آپ کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

''قال عروة. و ثويبة مولاة لأبي لهب و كان أبو لهب اعتقها فارضعت النبي ﷺ فلما مات أبو لهب أريه بعض أهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت؟ قال: أبو لهب لم ألق بعدكم غير أني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة'' (صحیح البخاری/کتاب النکاح)

ترجمہ: ''عروہ کہتے ہیں کہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی۔ اسے ابولہب نے آزاد کر دیا پھر اس نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا۔ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی (عباسؓ) نے اسے (خواب میں) بری حالت میں دیکھا، پوچھا تجھ سے کیا معاملہ کیا گیا؟ تو اس نے جواب دیا جب سے تم سے جدا ہوا ہوں سخت عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہاں ثویبہ کے آزاد کرنے کی وجہ سے مجھے تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے۔''

یہ روایت واقعی بخاری شریف کی ''کتاب النکاح'' میں موجود ہے۔ مگر نہ تو اس روایت سے عید میلاد النبی ﷺ منانا یا اس کا جلوس نکالنا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی مختلف وجوہات کی بنیاد پر یہ روایت قابل حجت ہے:

۱۔ یہ عروہ (تابعی) کا قول ہے نہ کہ حدیث رسولؐ کہ اسے میلاد منانے کے ثبوت میں پیش کیا جائے۔

۲۔ یہ قول حضرت عباسؓ کی طرف منسوب ہے جبکہ عروہ کا حضرت عباسؓ سے سماع ثابت نہیں اور نہ ہی حضرت عروہ نے اس راوی کا نام ذکر کیا ہے جس نے انہیں حضرت عباسؓ کا یہ قول پہنچایا ہے۔ لہذا یہ روایت مرسل و منقطع ہوئی جو کہ ضعیف ہے نیز یہ قابل حجت نہ ٹھہری خصوصاً احناف کے نزدیک۔

۳۔ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ روایت ٹھیک ہے تو بھی یہ ہرگز قابلِ استدلال نہیں کیونکہ یہ حضرت عباسؓ کا خواب ہے اور شریعت میں امتی کا خواب حجت نہیں ہوتا۔ اس وقت تو قطعاً نہیں جب وہ نصوص قرآنیہ سے ٹکرا رہا ہو۔ یہاں بھی یہی پوزیشن ہے یعنی خواب سے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ کافر ابولہب کو اچھے کام پر کچھ نہ کچھ اجر حاصل ہو رہا ہے جبکہ قرآن نے تو کئی ایک مقامات پر یہ واضح کیا ہے کہ کافر کے تمام اعمال باطل ہیں اور اس کیلئے کوئی اجر و ثواب نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ﴿وقدمنا إلی ماعملوا من عمل فجعلنه هباءً منثوراً﴾ (الفرقان:۲۳)

۲۔ ﴿مثل الذین کفروا بربهم أعمالهم کرمادن اشتدت به الریح﴾ (ابراہیم:۱۸)

۳۔ ﴿والذین کفروا أعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماناً﴾ (النور:۳۹)

۴۔ اس خواب کے قابل حجت نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ابولہب مردود کی مذمت و ہلاکت میں اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمائی: ﴿تبت یدا أبی لهب وتب • ماأغنیٰ عنه ماله وماکسب • سیصلی ناراً ذات لهب • وامرأته حمالة الحطب • فی جیدها حبل من مسد •﴾ جب قرآنی نصوص اور خصوصاً سورۃ لہب سے یہ ثابت ہوا کہ ابولہب اور اس کے ہاتھ ہمیشہ کیلئے تباہ و برباد اور وہ جہنمی ہے تو ان ہاتھوں کی انگلی کو سکون کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اور وہ خواب قابلِ حجت کیسے بن سکتا ہے؟

۵۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو اس خواب اور ابولہب کے عمل سے میلاد منانا ثابت ہوتا ہے تو پھر حضرت عباسؓ، اہل بیت اور دیگر تمام صحابہ کرام نے میلاد کیوں نہ منایا۔ جب انہوں نے اس خواب سے میلاد کی دلیل نہ نکالی اور نہ انہوں نے کبھی میلاد منایا۔ حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ پوری کائنات سے بڑھ کر محبت کرنے والے تھے تو آج یہ لوگ اس خواب سے دلیل نکال کر میلاد کیسے منا سکتے ہیں؟

۶۔ اگر یہ بھی مان لیں کہ ابولہب نے لونڈی آزاد کر کے میلاد منایا اور اسے اس کا فائدہ پہنچا تو پھر بھی موجودہ میلاد النبی ﷺ منانا ثابت و جائز نہیں۔

کیونکہ ابولہب نے تو ایک ہی سال اور ایک ہی مرتبہ منایا تھا مگر یہ اس سے بھی آگے نکل گئے۔ باقاعدہ ہر سال میلاد مناتے ہیں جو کہ ابولہب کے طریقے سے بھی بڑھ کر ہے۔ مذکورہ بالا وجوہات کی بنیاد پر نہ ہی تو یہ روایت قابل حجت ہے اور نہ ہی اس سے عید میلاد النبیؐ منانا ثابت ہے۔ آخر میں بڑے افسوس سے کہوں گا کہ ہو مسلمان اور کہلائے اپنے آپ کو عاشقِ رسولؐ اور پھر میلاد منانے کی دلیل پکڑے سب سے بڑے گستاخ رسول ﷺ اور کافر ابولہب سے تو اس کی مسلمانی کا فیصلہ آپ خود ہی کر لیں۔

قارئین سے گزارش: جن حضرات کو عرصہ دراز سے ماہنامہ ''حرمین'' مسلسل مل رہا ہے ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے بقایاجات فوراً بھجوائیں تاکہ تبلیغی فنڈ میں آپ کا حصہ بھی پڑ سکے اور رسالہ بھی آپکو پہنچتا رہے۔